میرا امتحان
Areeba_shiekh
J H GRAPHICSS
ازقلم:عروہ عابد

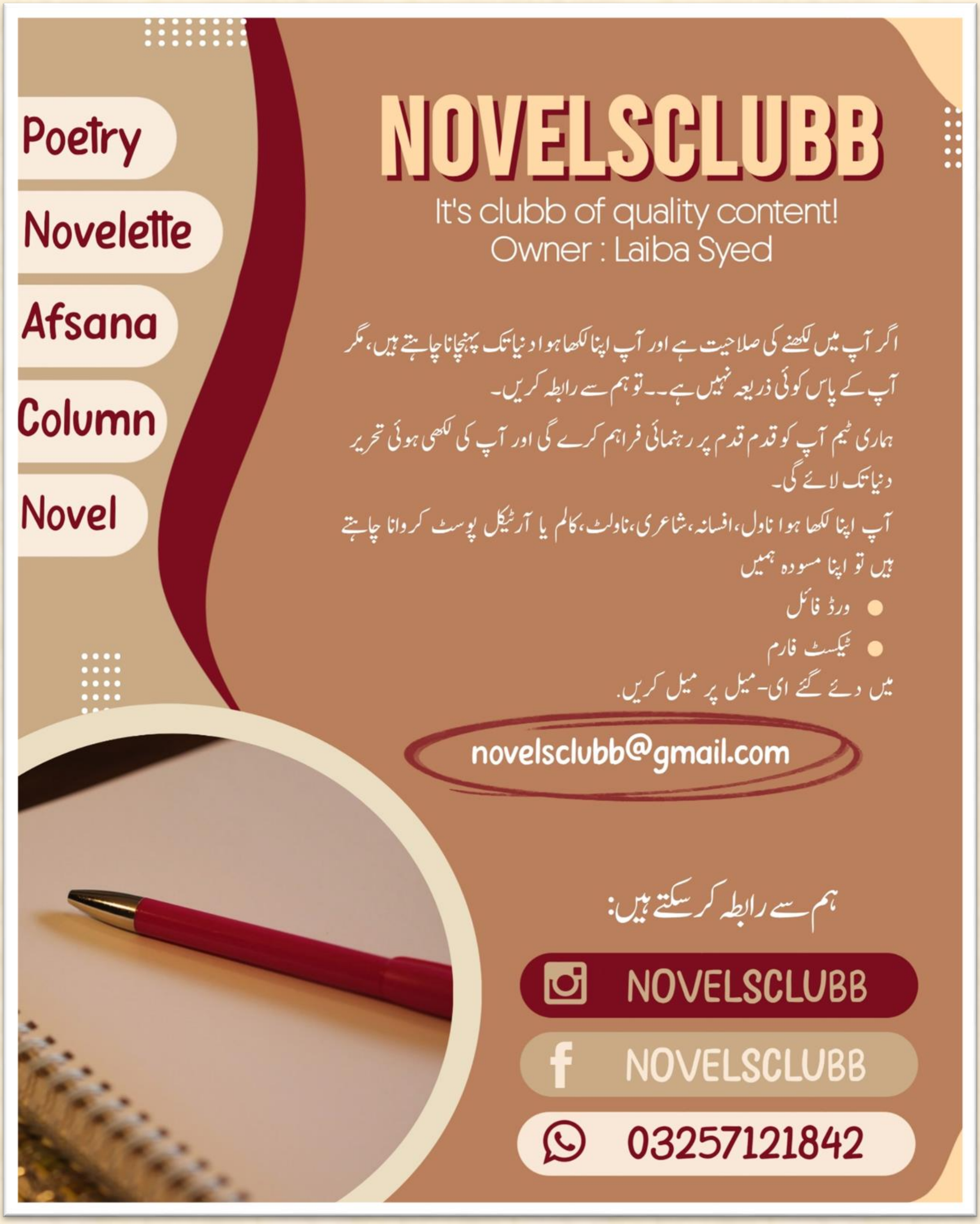
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

میرا امتحان

از قلم

عروہ عابد

ناول "میرا امتحان" کے تمام جملہ حق لکھاری "عروہ عابد" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

صنف: افسانہ

میرا امتحان

از قلم عروہ عابد

وہ اسکول سے گھر واپس جا رہی تھی۔ سخت گرمی اور سورج کی تپش سے رنگ گلابی ہو رہا تھا۔ عبایا اور نقاب پہنے وہ تیز تیز قدموں سے سڑک کے کنارے چل رہی تھی۔ پسینہ اُس کے نقاب کے اندر چہرے اور جسم کو بھگو رہا تھا۔ چلتے ہوئے اُسے بہت سی نظریں خود پہ جمی محسوس ہو رہی تھیں۔ وہ طے نہ کر پائی کہ اُن نظروں میں ہوس کے سوا کیا تھا مگر ہوس ہر نظر میں تھی۔ جب بھی وہ باہر نکلتی یہ نظریں اُسے روز محسوس ہوتیں تھیں مگر پھر بھی ان کی عادت نہ ہوتی تھی۔ کیا ہوس بھری نظریں جو اندر تک پیوست کی جائیں اُن کی عادت بھی ہو سکتی ہے؟

ارد گرد کچھ مرد آپس میں باتیں کرتے قہقہہ لگا رہے تھے، کچھ گاڑیاں سڑک پر رواں دواں تھیں مگر وہ سر جھکائے خاموشی سے چلے جا رہی تھی۔ انداز میں جھنجلاہٹ نمایاں تھی

اور ذہن میں آوازوں کے جکڑ چل رہے تھے۔

"تم پردہ شروع کردو دیکھنا سب کی نظریں خود ہی جھک جائیں گیں اور تم سوچو جب کوئی کینڈی پر کور نہیں ہوتا تو اُس پر کیڑے تو آئیں گے مرد صرف اُس عورت کی طرف لپکتا ہے جو بے پردہ ہو کر نکلے۔"

یہ اُس کی دوست رملہ کی آواز تھی۔ کچھ عرصہ پہلے جب اس نے رملہ کو اپنی پریشانی بتائی تو اُس کے مشورہ پر اس نے عبایا اور نقاب لینا شروع کیا تھا مگر نظریں تو پھر بھی اٹھتی تھیں اور اسے تکلیف بھی دیتی تھیں۔

"اگر آج ابا ہوتے تو مجھے کبھی یہ اسکول کی جاب نہ کرنی پڑتی۔"

اُس نے کوفت سے سوچا۔ مگر حالات انسان کو وہاں لا کھڑا کرتے ہیں کہ جہاں وہ مجبور و بے بس ہو کر رہ جاتا ہے۔

بہ مشکل وہ پیدل چل کر گھر آئی۔ گھر میں داخل ہوتے ہی اُس نے ایک سکون بھری سانس خارج کی۔ امی کو سلام کیا اور خود عبایا چینج کرنے لگی۔

"حیا بیٹا کیسا رہا تمہارا آج کا دن؟"

وہ اس کے لئے پانی کا گلاس لیے اس سے پوچھ رہی تھیں۔

حیا نے ممنون نظروں سے انہیں دیکھا۔

Clubb of Quality Content

"الحمدللہ بہت اچھا رہا امی۔ آپ بتائیں کیا بنایا آج کھانے میں ؟"

حیا نے پانی پی کر گلاس کچن میں رکھا اور خود اپنے لئے چائے کا پانی رکھنے لگی۔

"آج تمہاری پسند کے کباب بنائے ہیں میں نے۔ کھانا نہیں کھاؤ گی کیا؟"

انھوں نے اسے چائے کا پانی رکھتے دیکھ کر پوچھا۔

"نہیں امی۔ ابھی تو بھوک نہیں لیکن میں چائے کے ساتھ کباب ضرور لوں گی۔"

اُس نے مسکرا کر انہیں دیکھا جو اس کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں کا خیال رکھتی تھیں۔

ماں کی محبت ماپنے کا کوئی آلہ نہیں اگر ہوتا تو وہ بھی ان کی محبت کے سامنے حقیر تھا۔

امی اُس کے لئے کباب تلنے لگیں تو اُس نے موبائل اٹھایا اور اسکرول کرنے لگی۔ ایک ویڈیو سامنے آئی تو اس نے آواز بلند کی۔ یہ کوئی اسکالر تھے جو کوئی لیکچر دے رہے تھے۔ اُس نے نام نہیں دیکھا بس وہ ان کے الفاظ کی رو میں بہنے لگی۔

"ہماری زندگی ایک امتحان گاہ ہے۔ آپ اس میں امتحان دینے آئے ہیں۔ ہر کسی کا پرچہ اُس کو تھما دیا گیا ہے اور یہ پرچہ ہر دوسرے سے مختلف ہے۔ اگر آپ نے تیاری کی ہو گی تو آپ اپنا پرچہ حل کر پائیں گے لیکن اگر آپ صرف انجوائے کرتے رہے اور امتحان کو سنجیدہ نہیں لیا تو آپ اُس میں کچھ بھی نہیں لکھ سکتے۔ آپ کا قلم آپ کے دماغ کے تابع ہے اگر دماغ کام نہ کرے تو قلم کیسے چلے گا؟"

وہ اُن کا ایک ایک لفظ غور سے سن رہی تھی یوں۔اُن کا بات کرنے کا انداز نہایت پر سکون تھا اور اُن کے الفاظ گویا سیدھا دل میں اُتر رہے تھے۔اُس نے ویڈیو سٹاپ کی اور کچن سے چائے لے آئی جو امی نے پہلے ہی کپ میں انڈیل دی تھی۔اُس نے کپ ایک طرف ٹیبل پر رکھا اور خود بیڈ سے موبائل اٹھایا اور ویڈیو پھر سے پلے کی۔وہ مزید کہہ رہے تھے۔

"یہاں ہر ایک کا امتحان الگ ہے۔آپ یہاں ایسا نہیں کر سکتے کہ چیٹنگ کر کے پاس ہو جائیں یا اگر کوئی غلط لکھ رہا ہے تو آپ اُس کا پیپر لے کر درستی کر دیں۔یہاں سب اپنا پرچہ حل کریں گے۔زندگی کی مشکلات سب کی الگ ہیں اور سب اس میں اپنے طریقے سے react کرتے ہیں۔کچھ لوگ مشکل آنے پر رونے لگتے ہیں،کچھ سب کچھ چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں،کچھ دوسروں پر انحصار کرتے ہیں کہ وہ ان کو مشکل سے نکالے مگر اس رویئے سے مزید مشکل میں اضافہ ہو گا۔تو پھر اس امتحان میں یعنی مشکل میں کامیاب کون ٹھہرتا ہے؟"

اُس نے چائے کا ایک سپ لیا۔گرم چائے نے اسے اندر تک ریلیکس کیا۔

"کامیاب وہ ہے جو ہر قسم کے حالات میں مطمئن رہے،جو خود کو positive رکھے،جو اپنے رب کی مرضی میں راضی ہو۔ہم نے دوسروں کو نہیں دیکھنا نہ اُن سے ڈرنا ہے کیوں کہ دوسروں نے ہمارا امتحان نہیں دینا۔آپ اپنا کام کرتے جائیں لوگوں کی وجہ سے اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹیں۔اگر آپ اپنی اہمیت جانتے ہیں تو آپ کبھی خود کو اپنے معیار

سے نہیں گرائیں گے۔"

اُس نے ساتھ رکھی پلیٹ سے ایک کباب اٹھایا اور کھانے لگی۔امی کے ہاتھ کے ذائقے کی بات ہی الگ ہے۔

"مشکل زندگی کے ساتھ ہے اور مشکلات آپ کو اٹھانے کے لئے آتی ہیں۔پتہ ہے مشکل کو ہم خود مشکل بناتے ہیں ورنہ ہر مشکل انسان میں مزید ہمت پیدا کرتی ہے اور ہر مشکل خیر لاتی ہے ہم یہ بھول جاتے ہیں۔اگر آپ آزمائش میں ثابت قدم رہے تو یہ آپ کو سونا بنادے گی۔آزمائش تو انسان کو حقیقت دکھانے کے لئے آتی ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور یہ دنیا کیا ہے۔۔؟

حالات کے تابع نہ ہوں بلکہ حالات کو اپنے تابع کریں۔اپنی سوچوں سے خود کو نہ تھکائیں بل کہ اپنے لئے آسانی پیدا کریں۔"

ویڈیو ختم ہو چکی تھی اور چائے بھی۔اُس نے خالی کپ کو سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔اس ایک ویڈیو نے اسے اندر تک اطمینان دیا تھا اور سوچ میں وسعت بھی۔

اگلے دن وہ ذہن سے سارے بوجھ اُتار کر اسکول پڑھانے کے لئے جا رہی تھی۔بریک میں اُس کی ساتھی جو اُس کے ساتھ لیکچر لیتی تھی عالیہ،اُس سے پوچھ رہی تھی۔

"تو آپ یہ کہہ رہی ہیں کہ مرد کا جو دل چاہے وہ کرے مگر عورت کا پردہ کرنا ضروری

ہے۔"

اُس نے تحمل سے سنا اور پھر مسکرائی۔

"دیکھیں پردہ کرنے کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اطاعت کرنے میں جو بھی مشکل آئے اُسے تہہ دل سے قبول کرنا اور اُس کا مقابلہ کرنا ہے۔ یہ آپ کا امتحان کہ آپ پردہ کرتی ہیں یا نہیں اور اس کے دوران آئی ہر مشکل کو کیسے ہینڈل کرتی ہیں۔ یہ امتحان آپ ہی کو دینا ہے اور جہاں تک رہی مردوں کی بات تو یہ اُن کا امتحان ہے کہ وہ اپنی نظریں جھکاتے ہیں یا نہیں۔ جس نے اپنے رب کے ہاں پاس ہونا ہے وہ اپنا امتحان دے گا۔"

"مگر یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ عورت پردے کے بغیر ادھوری ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے تو اُسے مکمل بنایا ہے؟"

عالیہ نے ایک اور سوال کیا۔

"آپ نے بالکل درست کہا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو مکمل بنایا ہے مگر ہر شخص کی پہچان ہے تو مسلمان عورت کی پہچان کیا ہے؟

پردہ مسلمان عورت کی پہچان ہے اور یہ پردہ فرق ہے مسلم اور نان مسلم عورتوں میں۔ جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو ہم بچے کو نام دیتے ہیں پہچان کے لئے تاکہ اُس کی پہچان الگ ہو۔ جیسے میرا نام حیا ہے اور اسلام میں عورت کی حیا پردے سے ہے۔ عورت کا پردہ وقار کی

علامت ہے۔ جس طرح میں اپنے نام کے بغیر کچھ نہیں اس طرح عورت بھی پردے کے بغیر ادھوری ہے۔"

اُس نے دلیل دے کر سمجھایا کیوں کہ دلیل اثر رکھتی ہے۔عالیہ نے سمجھ کر سر ہلادیا اور شکریہ کہتی ہوئی اپنی کلاس لینے چل دی اور وہ بیٹھی سوچنی لگی کہ یہ تھا میرا امتحان جسے میں سمجھ نہ سکی کہ مجھے اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنی ہے۔میں اپنے اعمال کی ذمہ دار ہوں نہ کہ دوسروں کی۔مجھے ان نظروں سے بے نیاز ہو کر خود میں confidence لانا ہے۔ جب ہم غلط کام کر کے confident ہو جاتے ہیں تو اچھا کام کر کے کیوں گھبرانے لگتے ہیں؟

وہ خود کو تیار کر رہی تھی اپنے امتحان کے لئے کیوں کہ جو امتحان کو سمجھ لیتا ہے وہ اس کی تیاری بھی کرتا ہے۔

Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/ مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842